جلد ۵۳/۱۸	۷ شہادت ۱۳۴۳ ہش ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ ۷ اپریل ۱۹۶۴ء	نمبر ۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ اپریل بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچا مسلم خدا کی راہ میں جاں نثاری سے ہرگز دریغ نہیں کرتا

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ کامل اطاعت اور پوری عبودیت کا نمونہ دکھاوے

"خدا تعالیٰ کی طرف تبتّل کرنا اور اسی کو اپنا مقصود بنانا اہل و عیال کی خدمت اسی لحاظ سے کرنا کہ وہ امانت ہے اس طرح پر دین محفوظ رہتا ہے کیونکہ اس میں خدا کی رضا مقصود ہوتی ہے۔ لیکن جب دنیا کے رنگ میں ہو اور غرض وارث بنانا ہو تو اس طرح پر خدا کے غضب کے نیچے آجاتا ہے۔

اولاد تو نیکوکاروں اور ماموروں کی بھی ہوتی ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد بھی دیکھو کس قدر کثرت سے ہوئی کہ کوئی گن نہیں سکتا مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان کا خیال اور طرف تھا؛ بلکہ ہر حال میں خدا ہی کی طرف رجوع تھا۔ اصل اسلام یہی کا نام ہے جو ابراہیم کو بھی کہا کہ اَسْلِمْ۔ جب ایسے رنگ میں ہو جاوے تو وہ شیطان اور جذبات نفس سے الگ ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا کی راہ میں جان تک کے دینے میں بھی دریغ نہ کرے۔ اگر جاں نثاری سے دریغ کرتا ہے تو خوب جان لے کہ وہ سچا مسلم نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ بے حد اطاعت ہو اور پوری عبودیت کا نمونہ دکھاوے یہاں تک کہ آخری امانت جان بھی دے دے۔ اگر بخل کرتا ہے تو پھر سچا مومن اور مسلم کیسے ٹھہر سکتا ہے؟ لیکن اگر وہ جانبازی کرنے والا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو بڑا ہی پیارا اور محبوب ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جاتا ہے صحابہؓ نے یہی کیا۔ انہوں نے اپنی جان کی پروا نہ کی اور اپنے خون بہا دیئے۔ شہید بھی وہی ہوتا ہے جو جان دینے کا قصد کرتا ہے اگر یہ نہیں تو پھر کچھ نہیں"۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۳ و ۳۸۴)

درخواست دعا

— مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود زیورک ہمارے ایک مخلص سوئس احمدی بھائی مسٹر کمال فولمار بعارضہ سرطان بیمار ہیں۔ یہ مرض آپ کے چہرہ پر ہے۔ اپریشنوں کے بعد بجلی سے بھی علاج کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں۔ احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

ولادت

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لنڈن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۴ء فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام جمیل احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود ان کا دوسرا فرزند ہے۔ جو دو بچیوں کے بعد پیدا ہوا ہے۔
احباب جماعت نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(حسن محمد خان عارف نائب وکیل التبشیر)

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس تاریخ سے پہلے ہر جماعت کا چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا سال رواں کا بجٹ بھی پورا ہو جائے اور گذشتہ سالوں کے بقائے بھی وصول ہو جائیں۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ ان آخری دنوں میں ان چندوں کی وصولی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور وصول شدہ رقم جلد جلد مرکز میں بھیجتے جائیں۔ جو رقوم ۱۰ اپریل تک وصول ہو جائیں وہ ۱۵ تاریخ تک مرکز کو روانہ کر دی جائیں۔ اور اس کے بعد ۱۸ اپریل تک جو رقوم وصول ہوں وہ ۲۲ تاریخ تک ضرور بھجوا دی جائیں۔ اور اس کے بعد وصول ہونے والی رقموں کے متعلق بھی پوری پوری کوشش کی جائے کہ ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو جائیں۔

(عبد الحق رامہ۔ ناظر بیت المال ربوہ)

اصلاح و تربیت ہفتہ کے متعلق یاددہانی

تمام جماعتوں کے لئے بطور یاددہانی شائع کیا جاتا ہے کہ ۴ اپریل سے ۱۰ اپریل تک اصلاح و تربیت کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ اس ہفتہ میں نماز باجماعت کی اہمیت بیان کی جائے۔ جو دوست نماز باجماعت میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کو خاص طور پر سمجھایا جائے اور سوائے معذورین کے سو فیصدی حاضری کی کوشش کی جائے۔ اس ہفتہ کی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ اپریل ۶۲ء

پیغام صلح کا رویہ

جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ دین کھڑا ہوتا ہے تو جہاں سعید روحیں اس کے ساتھ ہو جاتی ہیں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کا مزعومہ فرض یہ ہو جاتا ہے کہ وہ ہر طریقے سے مخالفت کریں۔ دوسرے لفظوں میں ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور ایک وہ ہوتے ہیں جو کام کرنے والوں پر ردو قدح کو اپنا دین بنا لیتے ہیں۔ اور ان کا پیشہ ہی یہ بن جاتا ہے کہ وہ کام کرنے والوں کے کام میں کیڑے نکالتے رہیں۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہی حال کسی قدر اس جماعت کا ہے جو اپنے تئیں لاہوری جماعت احمدیہ کہلانا چاہتی ہے۔ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس جماعت سے جو تعلق رکھتے ہیں وہ سب کے سب ایسے ہی ہیں مگر جہاں تک ہفت روزہ "پیغام صلح" کا تعلق ہے۔ اس جریدہ کا شاید ہی کوئی پرچہ ایسا ہو گا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر ناپسندیدہ جرح قدح نہ کی گئی ہو۔

الغرض اس اخبار کا تو پیشہ ہی یہ بن گیا ہے کہ بار بار ان باتوں کو چھیڑا جائے جن کے متعلق پچاسوں سال سے وہ بحثیں کرتے چلے آئے ہیں اور جن کا جواب باصواب بارہا جماعت احمدیہ کے علماء دے چکے ہیں۔ آپ پیغام صلح کا کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھیں ہماری اس بات کی تائید پائیں گے۔ وہی فرسودہ اعتراضات نئی نئی قسم کی گالیوں میں ملفوف آپ کو فانوس کی طرح چکر لگاتے ہوئے نظر آئیں گے۔ بعینہ اسی طرح جس طرح آریوں اور عیسائیوں کا طریق ہے کہ اسلام پر باوجود سمجھانے کے وہی اعتراض بار بار کئے جاتے ہیں حالانکہ ان بھلے مانسوں کو پچاسوں سال کے تجربہ سے ہی سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیا ہے؟

چونکہ یہ لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں اس لئے ہمیں ان کے ساتھ ہمدردی بھی ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھایا ہے کہ

اے دل تو پاسِ خاطرِ دینان نگہدار
آخر کنند دعوے حبِّ پیغمبرم

اور اس لحاظ سے ہم یہ بھی نہیں کہنا چاہتے کہ ہو تو ابغیظکم۔ اس وقت ہمارے سامنے پیغام صلح کا یکم اپریل ۱۹۶۲ء کا پرچہ ہے۔ اس میں بڑے جلی حروف میں اداریہ لکھا گیا ہے۔ دو ایسی کتابوں کا ذکر ہے جن میں بقول ان کے بزرگان جماعت لاہور پر ناواجب اعتراضات دہرائے گئے ہیں ان دو کتابوں کا نام ظاہر نہیں کیا گیا۔ البتہ اسی پرچہ میں "اہل ربوہ کی تصنیف کتاب "حیات نور" کی غلط بیانیاں" کے زیر عنوان میاں ممتاز احمد صاحب فاروقی کے قلم سے اسی قسم کا ایک اور مضمون بھی شائع ہوا ہے۔

ہم نے یہ دونوں مضمون غور سے پڑھے ہیں مگر ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا باتیں ان کتب میں ہیں جن پر اعتراض ہے البتہ ایک میں تو بزرگان جماعت لاہور کے گن گائے گئے ہیں اور دوسری میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات پر طنزیہ طریق سے نکتہ چینی کی گئی ہے۔

جہاں تک بزرگان جماعت لاہور کا تعلق ہے ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ تاریخی واقعات کو بیان کرنا کہیں بھی ممنوع نہیں ہے۔ البتہ ان بزرگوں کی صفات کا جہاں تک تعلق ہے تو مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور مولوی صدر الدین صاحب کا باہمی مناظرہ ہی کافی ہے میاں ممتاز احمد صاحب فاروقی فرماتے ہیں:-

"ہماری کتاب "مجاہد کبیر" (سوانح عمری حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور) میں اصل حالات اور واقعات دربارہ خلافت میاں محمود احمد صاحب کے چھپنے اور حضرت مولانا محمد علی صاحب کے صحیح اور اعلیٰ مقام کی جو حضرت مسیح موعود اور بعد میں حضرت مولانا نور الدین صاحب کے آخری ایام میں ان کی نظروں میں رکھتے تھے، اشاعت (خصوصاً جماعت ربوہ میں) ان پر بہت شاق گزری ہے۔ یہ کتاب "حیات نور" اسی کا ردعمل ہے"

(پیغام صلح یکم مارچ ۶۲ء صفحہ ۱۰)

اب یہ بات تو ایک غیر جانبدار ہی کہہ سکتا ہے کہ آیا "مجاہد کبیر" میں مولوی محمد علی صاحب کے صحیح واقعات شائع ہوئے ہیں یا "حیات نور" میں۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اپنی تمام زندگی ہی انہدام خلافت المسیح میں گزار دی اب وہ لوگ جو قیام خلافت المسیح کے حامی ہیں وہ ایسے شخص کی بے جا تعریف میں "مجاہد کبیر" کے مصنف کا کس طرح ساتھ دے سکتے ہیں۔

ممتاز محمد صاحب پھر رقمطراز ہیں:-

"مگر زیادہ غرض اس کتاب سے میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خلافت کو صحیح اور مقدس ثابت کرنے کی کوشش ہے جو کہ زیادہ تر پچھلے پچاس سالوں میں اخبارات اور رسالوں میں چھپ چکی ہیں۔ یہاں ان بیانات کو کتر بیونت کر کے اور نمک مرچ لگا کر پیش کیا گیا ہے اور مصنف صاحب کئی ایک مقام پر ڈنڈی بھی مار گئے ہیں۔" (ایضاً)

سوال ہے کہ اگر "حیات نور" کے مصنف نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کو صحیح اور مقدس ثابت کرنے کی کوشش کی ہے تو آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے۔ آپ نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ مگر فرمایئے یہ "ڈنڈی مارنے" کا محاورہ کس محلے کی بولی ہے؟

ایک بات کا خیال کریں عبداللہ بن ابی سرح نے یہاں تک اعتماد حاصل کر لیا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا کاتب وحی بنا لیا تھا مگر پھر ٹھوکر لگی۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم خلافت المسیح کے مخالف ہو گئے تھے۔ ہمارے نزدیک انہوں نے سخت ٹھوکر کھائی۔ اگر انہوں نے کوئی اچھا کام کیا ہو تو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے لیکن ہمارے نزدیک وہ احمدیت کے قافلہ سے کچھ ہٹ گئے۔ ہمارے لئے ان کا خلافت المسیح کا مخالف ہونا ہی کافی ہے۔ انہوں نے اپنا الگ گھر بسانے کی کوشش کی اور اختلافات کا فارمولا ایجاد کیا جس میں انہوں نے اپنا بھی اور ہمارا بھی بیشتر وقت ضائع کیا۔ لیکن اس سے جماعت احمدیہ کا کچھ نہیں بگڑا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت حسب معمول ترقی کرتی چلی گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کرتی چلی جائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی رضا ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتی۔

کیا جمہوریت اسی کا نام ہے؟

عمر فاروق ابن مودودی صاحب کے بیان میں جو اس نے وزیر داخلہ کے بیان کی تردید میں شائع کیا ہے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے رابطہ عالم اسلامی کی مجلس میں اس مضمون کی قرارداد پیش کی تھی کہ مجلس کی طرف سے

"والد ماجد نے رابطہ عالم اسلامی کی مجلس میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ حکومت سعودی عرب سے یہ درخواست کی جائے کہ پاکستان سے جن لوگوں کی خدمات سعودی حکومت حاصل کر رہی ہے ان میں قادیانی نہیں ہونے چاہئیں۔ یہ چیز فطرتاً ان لوگوں کو ناگوار گزری ہے جو آج کل مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے خلاف حکومت کی مہم میں انتہائی اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں"۔

(سہ روزہ ایشیا ۳۱/۳/۶۲)

اس بات کو جانے دیجئے کہ یہ دراصل چوٹ ہے بعض پاکستانی وزراء پر جنہوں نے مودودی صاحب کا بھانڈا پھوڑا ہے تاکہ بزعم خود ان کو عام پاکستانی مسلمانوں اور دوسروں کی نظر سے گرایا جائے جیسا کہ اگلے فقرے سے ظاہر ہے۔ جہاں ہم صرف یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ مودودی صاحب وہ ہیں جو پاکستان میں اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جمہوریت کا نعرہ لگاتے ہیں۔

ہم جمہوریت پسند انسانوں سے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خود مودودی صاحب کی کالعدم جماعت کے سابقہ ارکان سے ہی سوال کرتے ہیں کہ کیا ایک انسان جس کی ذہنیت یہ ہے جو اس قرارداد سے ظاہر ہوتی ہے۔ کیا ایسا انسان کسی حکومت کا سربراہ تو بہت بڑی چیز ہے عام کارکن بننے کی بھی اخلاقی اہلیت رکھتا ہے؟ کیا ایسی فرقہ وارانہ عصبیت کا مجسمہ کسی جمہوری ملک کا باشندہ ہو کر رہ سکتا ہے کہ اس کے ووٹ سے ارکان اسمبلی کا انتخاب ہو۔ پھر کیا وہ اپنے ملک کا وفادار ہو سکتا ہے؟ اور ایسے شخص سے کسی عدل و انصاف کی توقع کی جا سکتی ہے۔

احمدیت سے لاکھ دشمنی سہی لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اسلام یہی تعلیم دیتا ہے کہ اگر کسی شخص یا قوم سے دشمنی ہو تو اس کے ساتھ انصاف نہ کرو۔ اور کیا جمہوریت کا یہی تقاضا ہے۔ کیا یہ ایسا ہی فعل نہیں ہے جس طرح فرات سے پانی لینا بند کر دیا گیا تھا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تبرکات

اسلام میں خلافت کا بابرکت نظام

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

خلافت کا نظام

قرآن شریف کی تعلیم اور سلسلہ رسالت کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی رسول اور نبی کو بھیجتا ہے تو اس سے اس کی غرض یہ نہیں ہوتی کہ ایک آدمی دنیا میں آئے اور ایک آواز دیکر واپس چلا جائے بلکہ ہر نبی اور رسول کے وقت خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں ایک تغیر اور انقلاب پیدا کرے جس کے لئے ظاہری اسباب کے ماتحت ایک لمبے نظام اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ ایک آدمی کی عمر بہرحال محدود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے۔ اور اس تخم ریزی کو انجام تک پہنچانے کے لئے نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں سے قابل اور اہل لوگوں میں یکے بعد دیگرے اس کے جانشین بنا کر اس کے کام کی تکمیل فرماتا ہے۔ یہ جانشین اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ خلیفہ کے معنے پیچھے آنے والے اور دوسرے کی جگہ قائم مقام بننے والے کے ہیں۔ یہ سلسلہ خلافت قدیم زمانہ سے ہر نبی کے بعد ہوتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت موسےٰؑ کے بعد یوشع خلیفہ ہوئے اور حضرت عیسےٰؑ کے بعد پطرس خلیفہ ہوئے اور آنحضرت صلعم کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ سلسلہ خلافت تمام سابقہ نبیوں کی نسبت زیادہ شان اور زیادہ آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اس نظام خلافت میں نبی کے کام کی تکمیل کے علاوہ ایک حکمت یہ بھی مدنظر ہوتی ہے کہ تا جو دھکا نبی کی وفات کے وقت نبی کی نئی نئی جماعت کو لگتا ہے جو ایک ہولناک زلزلہ سے کم نہیں ہوتا۔ اس میں جماعت کو سنبھالنے کا انتظام رہے۔ پس ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بھی خدا کی یہ قدیم سنت پوری ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ ..... وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے زمین کو پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ..... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے ..... ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے ..... غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبی کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے ... خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا ..... ایسا ہی حضرت موسےٰؑ کے وقت میں ہوا ...... ایسا ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا ...... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے ..... سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے!!"

خلفاء کے تقرر اور ان کے مقام کے متعلق اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خلافت کا منصب کسی صورت میں بھی ورثہ میں نہیں آسکتا بلکہ یہ ایک مقدس امانت ہے۔ جو مومنوں کے انتخاب کے ذریعہ جماعت کے قابل ترین شخص کے سپرد کی جاتی ہے۔ اور چونکہ نبی کی جانشینی کا مقام ایک نہایت نازک اور اہم روحانی مقام ہے اس لئے اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ گو بظاہر خلیفہ کا انتخاب لوگوں کی رائے سے ہوتا ہے مگر اس معاملہ میں خدا تعالیٰ خود آسمان سے نگرانی فرماتا ہے۔ اور اپنے تصرف خاص سے لوگوں کی رائے کو ایسے رستہ پر ڈال دیتا ہے۔ جو اس کے منشاء کے مطابق ہو۔ اس طرح گو بظاہر خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ مگر در اصل اس انتخاب میں خدا کی مخفی تقدیر کام کرتی ہے۔ اور اسی لئے خدا نے خلفاء کے تقرر کو خود اپنی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ ہم خود بناتے ہیں۔ یہ ایک نہایت لطیف روحانی انتظام ہے۔ جسے شاید دنیا کے لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل ہو۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ خلیفہ کا تقرر ایک طرف تو مومنوں کے انتخاب سے اور دوسری طرف خدا کی مرضی کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اور خدائی تقدیر کی مخفی تاریں لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر منظور ایزدی کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ پھر جب ایک شخص خدائی تقدیر کے ماتحت خلیفہ منتخب ہو جاتا ہے تو اس کے متعلق اسلام کا حکم یہ ہے کہ تمام مومن انسان پوری پوری اطاعت کریں۔ اور خود اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ تمام اہم اور ضروری امور میں مومنوں کے مشورہ سے کام کرے۔ اور گو وہ مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں بلکہ اگر مناسب خیال کرے تو مشورہ کو رد کر کے اپنی رائے سے جس طرح چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔ مگر بہرحال اسے مشورہ لینے اور لوگوں کی رائے کا علم حاصل کرنے کا ضرور حکم ہے۔

اسلام میں یہ نظام خلافت ایک نہایت عجیب و غریب بلکہ عدیم المثال نظام ہے۔ یہ نظام موجودالوقت سیاسیات کی اصطلاح میں نہ تو پوری طرح جمہوریت کے نظام کے مطابق ہے اور نہ ہی اسے موجودہ زمانہ کی ڈکٹیٹر شپ کے نظام سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ بلکہ یہ نظام ان دونوں کے بین بین ایک علیحدہ قسم کا نظام ہے۔ جمہوریت کے نظام سے تو وہ اس لئے جدا ہے کہ جمہوریت میں صدر حکومت کا انتخاب میعادی ہوتا ہے۔ مگر اسلام میں خلیفہ کا انتخاب میعادی نہیں بلکہ عمر بھر کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرے جمہوریت میں صدر حکومت بہت سی باتوں میں لوگوں کے مشورہ کا پابند ہوتا ہے۔ مگر اسلام میں خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم تو بے شک ہے مگر وہ اس مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں۔ بلکہ مصلحت عامہ کے ماتحت اسے رد کر کے دوسرا طریق اختیار کر سکتا ہے۔ دوسری طرف یہ نظام ڈکٹیٹر شپ سے بھی مختلف ہے۔ کیونکہ اول تو ڈکٹیٹر شپ میں میعادی اور غیر میعادی کا سوال نہیں ہوتا اور دونوں صورتیں ممکن ہوتی ہیں۔ دوسرے ڈکٹیٹر کو عموماً کلی اختیارات حاصل ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ حسب ضرورت پرانے قانون کو بدل کر نیا قانون جاری کر سکتا ہے۔ مگر نظام خلافت میں خلیفہ کے اختیارات بہر صورت شریعت اسلامی اور نبی متبوع کی ہدایات کی قیود کے اندر محدود ہیں۔ اسی طرح ڈکٹیٹر مشورہ لینے کا پابند نہیں مگر خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم ہے۔

الغرض خلافت کا نظام ایک نہایت ہی نادر اور عجیب و غریب نظام ہے جو اپنی روح میں تو جمہوریت کے قریب تر ہے مگر ظاہری صورت میں ڈکٹیٹر شپ سے زیادہ قریب ہے مگر وہ حقیقی فرق جو خلافت کو دنیا کے جملہ نظاموں سے بالکل جدا اور ممتاز کر دیتا ہے۔ وہ اس کا دینی منصب ہے۔ خلیفہ ایک انتظامی افسر ہی نہیں ہوتا بلکہ نبی کا قائم مقام ہونے کی وجہ سے ایک روحانی مقام بھی حاصل ہوتا ہے۔ وہ نبی کی جماعت کی روحانی اور دینی تربیت کا نگران ہوتا ہے۔ اور لوگوں کے لئے اسے عملی نمونہ بننا پڑتا ہے۔ اور اس کی سنت سند قرار پاتی ہے۔

پس منصب خلافت کا یہ پہلو نہ صرف اسے دوسرے تمام نظاموں سے ممتاز کر دیتا ہے بلکہ اس قسم کے روحانی نظام میں میعادی تقرر کا سوال ہی نہیں اٹھ سکتا۔ خلافت کے نظام کے متعلق یہ مختصر اصولی نوٹ

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درج کرنے کے بعد ہم اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہیں۔

جماعت احمدیہ میں پہلے خلیفہ کا انتخاب

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر تمام جماعت نے متفقہ اور متحدہ طور پر حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا تھا یہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے یہ تقرر اسلامی طریق پر انتخاب کی صورت میں ہوا تھا یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر قادیان اور بیرون جات کے جو احمدی جمع تھے اور ان میں جماعت کا چیدہ حصہ شامل تھا انھوں نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کا پہلا خلیفہ منتخب کر کے آپ کے ہاتھ پر اطاعت اور اتحاد کا عہد باندھا۔ اس انتخاب اور اس بیعت میں صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ممبران اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے جملہ افراد اور تمام حاضر الوقت احمدی اصحاب شریک و شامل تھے۔ اور کسی ایک فرد واحد نے بھی حضرت مولوی صاحب کی خلافت کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ۱۵رضا جماعت احمدیہ کا بلکہ صدر انجمن احمدیہ کا بھی پہلا اجماع خلافت کی تائید میں ہوا۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے رشتہ داروں میں سے نہیں تھے جماعت کے بزرگ ترین اصحاب میں سے تھے اور اپنے علم و فضل اور تقویٰ و طہارت میں جماعت کے اندر عدیم المثال حیثیت رکھتے تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے اول نمبر پر بیعت کی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو اپنے خاص الخاص دوستوں اور محبوں میں شمار کرتے تھے۔ اور تمام جماعت احمدیہ میں آپ کا ایک خاص اثر اور رعب تھا حضرت مولوی صاحب دینی علم میں کامل ہونے کے علاوہ علم طب و دیگر علوم شرقیہ میں نہایت بلند پایہ رکھتے تھے اور قادیان آنے سے قبل مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کے دربار میں بطور شاہی طبیب کام کر چکے تھے۔

حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر جماعت احمدیہ نے پہلی بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس باغ میں کی تھی جو بہشتی مقبرہ کے قریب ہے اور وہیں حضرت مولوی صاحب کی قیادت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بیعت کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ایک نہایت مؤثر اور درد انگیز تقریر فرمائی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت کو اس کی بھاری ذمہ داریاں یاد دلائیں اور فرمایا کہ ظاہری اسباب میں سے ان ذمہ داریوں کے ادا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے کہ جماعت اپنے اتحاد کو قائم رکھ کر اس عظیم الشان کام کو جاری رکھے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کر رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خلیفہ بننے یا جماعت کو اپنے پیچھے لگانے کی کوئی خواہش نہیں تھی بلکہ میں چاہتا تھا کہ کوئی اور شخص اس بوجھ کو اٹھائے مگر اب جبکہ آپ لوگوں نے مجھے خلیفہ منتخب کیا ہے تو اس انتخاب کو خدا کی مرضی یقین کرتے ہوئے میں اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں لیکن یہ ضروری ہوگا کہ آپ لوگ میری پوری پوری اطاعت کریں تاکہ جماعت کے اتحاد میں فرق نہ آئے اور ہم سب مل کر اس کشتی کو آگے چلا سکیں جو خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کے متلاطم سمندر میں ڈوبتے ہوؤں کو بچانے کے لئے ڈالی ہے۔

٭

ٹھیکیدار محمد یعقوب صاحب متوجہ ہوں

ٹھیکیدار محمد یعقوب صاحب لیہ سے ضلع لائل پور گئے ہوئے تھے وہ اپنے پتہ سے جلد جلد اطلاع دیں۔ بعض ضروری جماعتی امور طے کرنے کے سلسلہ میں ان کے پتہ کی ضرورت ہے۔

محمد اسحٰق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
چک ۱۷۰ ٹی ڈی اے۔ ڈاکخانہ ڈاڈرکیرہ ایم اولیہ

درخواست دعا

خاکسار جلسہ سالانہ کے بعد سے بوجہ اسٹ رینگ فی ہیٹھ ۱۱۲ کمزوری اور اعصابی کمزوری کا علیل ہے۔

جملہ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین۔
(میاں محمد حسین بک گنج مردان)

تحریک وصیت

امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا توجہ فرمائیں

(مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔۔۔ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جب تک دریا کی طرح ایک تحریک چلتی نہ چلی جائے اس وقت تک لوگوں کا اس پر قائم رہنا مشکل ہوتا ہے۔" (الفضل مجریہ ۲۳ مئی ۵۲ء)

تحریک وصیت بھی ایسی ہی تحریکات میں سے ایک اہم تحریک ہے۔ جس کے لئے خواص و عوام کو اور مردوں اور عورتوں کو بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت ہے۔ اور اس بات کی ضرورت ہے کہ اس تحریک کو زندہ جاوید رکھا جائے اور کوئی وقت بھی ایسا نہ آئے کہ جماعت احمدیہ کے ذمہ دار عہدہ دار اصحاب (امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا) اس تحریک کی اشاعت کو نظر انداز کریں۔

یہ وہ مبارک تحریک ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے "اعلیٰ درجہ کے مخلص" اور "دوسرے لوگوں" میں امتیازی نشان قرار دیا ہے اور وہ خوش قسمت لوگ جو نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنی مخلصانہ اور رضاکارانہ مساعی اور جدوجہد کو انجام تک پہنچا دیں گے۔ ان کے لئے حضور نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کا حتمی وعدہ فرمایا ہے اس سے تحریک کی اہمیت اور اس نظام کی عظمت ظاہر ہے۔

مگر افسوس کہ ہمارے ذمہ دار عہدہ دار اصحاب نے اس نظام وصیت کی عظمت و اہمیت کو جماعت کے مردوں اور عورتوں سے پوری طرح ذہن نشین نہیں کرایا۔ اور اس کی اشاعت اس وقت تک ایسے رنگ میں نہیں ہوئی کہ جماعت کا ہر صاحب جائیداد فرد اور ہر کمانے والا مرد اور ہر صاحب جائیداد اور کمانے والی عورت اس کی طرف متوجہ ہو کر نظام وصیت میں شامل ہو جائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش ہے کہ:۔

"جماعت کا ہر فرد وصیت کرے" اور "ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو" مگر لاکھوں کی جماعت میں سے جو دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس وقت تک قریباً ۱۲½ ہزار مردوں اور عورتوں کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ اور اگر گذشتہ سال یکم مئی ۶۲ء سے ۳۰ اپریل ۶۳ء تک باوجود بار بار تحریک کرنے کے صرف ۲۰۰ اور اس کے بعد یکم مئی ۶۳ء تا ۲۰ مارچ ۶۴ء تک صرف ۲۸۳ وصایا دفتر میں موصول ہوتی ہیں۔

اب ہمارے امراء صاحبان اور صدر صاحبان اور ہمارے سیکرٹریان صاحبان وصایا غور اور توجہ فرمائیں کہ ۱۱ سال کے عرصہ میں دنیا کہاں سے کہاں پہنچی اور ہم کہاں اور کس رفتار سے رینگ رہے ہیں۔ کیا اس رفتار پر ہم مطمئن ہو سکتے ہیں؟ کیا اس رفتار سے رینگتے ہوئے ہم حضور کے اس ارشاد اور اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں؟ کہ "جماعت کا ہر فرد وصیت کرے"۔ اور "ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو"

کیا آپ کی مقامی جماعت میں ایسے لوگ نہیں ہیں جنہوں نے اس نظام وصیت کو ابھی تک پوری طرح نہ سمجھا ہو۔ یا سمجھا ہو تو وہ اس میں شامل ہونے میں غفلت کر رہے ہوں۔ اگر ایسے مرد اور ایسی عورتیں موجود ہیں اور یقیناً ہیں تو کیوں ان کو جھنجھوڑا نہیں جاتا۔ کیوں ان کو بیدار نہیں کیا جاتا۔ وہ کس بات کے منتظر ہیں اور آپ کیا دیکھ رہے ہیں۔ دیکھئے اور غور فرمائیے کہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود نے تحریک وصیت کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے۔

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر (الوصیت) ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی تہذیب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں۔۔۔۔۔"

وہ مبارک تحریک جس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ:۔

"مخالفوں کو بھی تہذیب طریق پر اس سے اطلاع دیں" جماعت کے اندر اس کی اشاعت میں غفلت کرنا یقیناً ہماری پست ہمتی اور مجرمانہ غفلت ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے ہم جوابدہ ہیں۔ پس اٹھو اور اسے بجا لاؤ! موصیوں کی تعداد میں اضافے کا انحصار اس تحریک کی اشاعت پر ہے۔ جس قدر زور سے اس تحر[illegible]یک کی اشاعت و تبلیغ ہوگی اسی قدر موصیوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی اور جس قدر موصیوں کی تعداد بڑھے گی اسی قدر اشاعت اسلام کے سامان زیادہ سے زیادہ پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں پر ستاری فرمائے اور ہماری ہمتوں کو بلند کرے اور ان پاک مقاصد کی ہمارے ہاتھوں سے تکمیل فرمائے جن کے لئے اس نے نظام وصیت جاری فرمایا ہے۔ وہ مقاصد کیا ہیں ۔۔۔؟

"ترقی اسلام"۔ "اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ" اور "امداد بیوگان و یتامیٰ"

غانا مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ یکم اکتوبر ۶۳ء تا ۳۱ ر دسمبر ۶۳ء

مرتبہ مولوی عبد الحمید صاحب مبلغ اکرا

(قسط ۲)

خاص تقاریب۔ یکم اکتوبر کو نائیجیریا کے ری پبلک ہونے کی خوشی میں ہائی کمشنر کی جانب سے منعقدہ دعوت میں شرکت کی۔ اور وہاں بعض معززین کو مشن کے تعارفی کارڈ دیئے۔

(۲) ۱۱ر اکتوبر کو فرانسیسی سفارت خانہ کے ایک سیکرٹری مشن ہاؤس میں تشریف لائے وہ فرانس کے ایک مصنف کی زیر تصنیف کتاب کے لئے جماعت احمدیہ کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ خاکسار نے انہیں معلومات بہم پہنچائیں اور قرآن مجید انگریزی مع ترجمہ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور احمدیت کیا ہے؟ انہیں پیش کیں۔

خاکسار ۳۰ر اکتوبر کو سیکرٹری صاحب موصوف کے ہمراہ سالٹ پانڈ بھی گیا۔ جہاں محترم امیر صاحب نے سلسلہ کی بہت سی کتب ان کی خدمت میں پیش کیں۔

(۳) ۱۱ر نومبر کو افریقن جرنلسٹ کانفرنس کی ابتدائی کارروائی میں شرکت کی۔ اور اسی دن شام کو محترم امیر صاحب کے ہمراہ کانفرنس کے اجلاس جس میں صدر صاحب غانا کی تقریر تھی شمولیت کی۔

(۴) محکمہ براڈکاسٹنگ کی جانب سے ۲۸ر نومبر کو ایک عصرانہ میں شرکت کی دعوت تھی اس میں شمولیت کی وہاں محکمہ کے بعض افسران اور ایک پادری صاحب سے اسلام کی تعلیم پر گفتگو کا موقعہ ملا۔

(۵) ہماری جماعت کے ایک معزز بھائی ایس۔ اے۔ عابدی صاحب جو ٹانگانیکا میں وزیر عدل و انصاف ہیں اپنے ایک عیسائی دوست کے ہمراہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ خاکسار نے معزز مہمانوں کی مناسب تواضع کی۔ اور کتابوں کا ایک سیٹ ان کے عیسائی دوست کی خدمت میں پیش کیا۔ جو انہوں نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔

اشاعت لٹریچر اور خط و کتابت۔

(۱) اخبار گائیڈنس کے تقریباً ۲۵۰ پرچے ہر ماہ تقسیم اور فروخت کرنے کا معقول انتظام ہے۔

(۲) ریویو انگریزی کے موصولہ شدہ پرچے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ غانا کی مختلف لائبریریوں کو بھیجے جاتے ہیں۔

(۳) عرصہ زیر رپورٹ میں ۴۰ خطوط لکھے گئے۔ موصولہ شدہ خطوط کے جواب دئے گئے اور تبلیغی لٹریچر پوسٹ کیا گیا۔

(۴) اس عرصہ میں ۱۴ اصحاب مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ ہر آنے والے صاحب کو مناسب لٹریچر پیش کیا گیا۔

(۵) بفضلہ تعالیٰ لوگ شوق سے ہمارا لٹریچر خریدتے اور پڑھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۵ پونڈ کی کتب فروخت ہوئیں۔

لوکل مرکز سالٹ پانڈ

یہاں مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر اور انچارج مبلغ کا قیام ہے ان کا زیادہ وقت انتظامی معاملات اور دفتری خط و کتابت میں صرف ہوتا۔ تاہم مختصراً رپورٹ دعا کی غرض سے تحریر کردہ پیش قارئین ہے۔

جلسہ پیشوایان مذاہب۔ امسال ۱۷ر نومبر کا دن پیشوایانِ مذاہب کے جلسہ کے لئے مقرر کیا گیا۔ ریجنل مبلغین اور سرکٹ مبلغین کو سرکلر جاری کیا گیا۔ اخبار گائیڈنس میں اشتہار دیا گیا۔ اور اس طرح مختلف مراکز میں جلسے منعقد کرانے کا انتظام کیا گیا۔

لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں ایمرجنسی ٹیچرز ٹریننگ سنٹر ہال میں ڈسٹرکٹ کمشنر سالٹ پانڈ کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے قرآن مجید کی ان آیات کی تلاوت کی جن میں تمام انبیاء پر ایمان لانے کا ارشاد باری ہے۔ اور پھر ان کا ترجمہ کر کے سنایا۔ مسٹر غلام فرید ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی احمدیہ مڈل سکول سالٹ پانڈ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر خاکسار کی تیار کردہ تقریر کا ترجمہ کر کے سنایا۔ مسٹر ممتاز بیگ آرتھر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ غانا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات پر تقریر کی اور ایک عیسائی ایجوکیشن آفیسر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ میں غیر از جماعت اصحاب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

سیکنڈری سکول میں تقریر۔ عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے سٹاف اور طلباء میں جن میں اکثریت عیسائی افراد کی تھی تقریر کی۔ جس میں سیکولر ایجوکیشن کے ساتھ تعلیم کی اصل روح۔ مقصد مذہب۔ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کے قرب کے حصول کے لئے کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریب کی صدارت انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ایجوکیشن کے ریجنل چیئرمین نے کی۔

اخبار گائیڈنس جماعت کے اخبار دی گائیڈنس کو مرتب کر کے باقاعدہ شائع کیا جاتا رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مضامین شائع کئے گئے۔

زمین و آسمان کے مالک کی پکار۔ از مکرم مولوی عبد الحمید صاحب

مغرب میں اسلام کے متعلق بعض غلط فہمیاں از ڈاکٹر ایم نسیم ایم اے ایل ایل ڈی

اسلام بطور پیغام امید از ایم ایچ احمد۔

صعود مسیح۔ از ڈاکٹر شیخ محمود شلتوت ریکٹر ازہر یونیورسٹی۔ اس میں رفع جسمانی کے غلط عقیدہ کا بطلان پیش کیا گیا ہے۔

کیا مسیح ۲۵ر دسمبر کو پیدا ہوئے تھے؟ از حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

ریڈ ہیوڈیل مسیح کی آمد ثانی اور عیسائیوں کو متواتر چیلنج کے عنوانات سے لکھے گئے۔ علاوہ ازیں مستقل کالم حدیث النبیؐ از چالیس جواہر پارے مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ برابر شائع کیا جاتا ہے۔ لوکل زبان میں مضامین مکرمی مولوی عبد الوہاب صاحب اور مسٹر ممتاز بیگ آرتھر تحریر فرماتے رہے۔ اخبار میں تبلیغی و تربیتی نظمیں بھی مستقل کالم کے طور پر شائع کی جاتی رہیں۔ چونکہ یہ واحد مسلم اخبار ہے۔ اسلئے پاکستان سے متعلقہ خبریں بھی خاص طور پر شائع کی جاتی رہیں۔

لٹریچر اخبار گائیڈنس۔ مرکز کے آمدہ ریویو آف ریلیجنز۔ لنڈن مشن کے آمدہ مسلم ہیرلڈ۔ یہاں کی پبلک لائبریریوں، یونیورسٹی لائبریریوں، کالجز اور سیکنڈری سکول لائبریریوں کو باقاعدہ ارسال کرنے کے علاوہ زیر تبلیغ وکلاء۔ ڈاکٹرز تاجر صاحبان اور سرکاری ملازمین کو بھی رسالے جاتے رہے۔

غانا میں فرنچ سفارت خانہ کے ایک سیکرٹری مشن ہاؤس سالٹ پانڈ میں آئے۔ انہیں جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرنی تھیں۔ انہیں احمدیت حقیقی اسلام۔ دعوۃ الامیر۔ نظام نو اسلام کا اقتصادی نظام۔ پیغام احمدیت۔ ذکر حبیب کے انگریزی متراجم کے ساتھ اسلامی اصول کی فلاسفی کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی اسلام ترقی کی راہ پر کے فرنچ تراجم اور بعض دیگر فرنچ کتب شائع کردہ ماریشس مشن پیش کیں۔ احمدیہ موومنٹ غانا اور دیگر انگریزی کا لٹریچر شائع کیا۔

سرکاری تقاریب میں شرکت (۱) غانا پارلیمنٹ کا بجٹ سیشن پریذیڈنٹ غانا کی افتتاحی تقریر سے ہوتا ہے اس تقریب میں حکومت کی دعوت پر خاکسار بھی شریک ہوا جس کے اختتام پر وزراء، سکرٹری، سفراء اور دیگر معززین سے ملاقات کا موقع ملا (۲) افریقن جرنلسٹ کانفرنس اکرا کے افتتاح کے موقعہ پر جو پریذیڈنٹ غانا نے کیا خاکسار شریک ہوا اور معززین سے ملا۔

(۳) حکومت کی ایک آرگنائزیشن ینگ پائینرز کے سالٹ پانڈ میں رسم افتتاح کی تقریب میں خاکسار شریک ہوا۔ اور وزیر دفاع و دیگر افسران سے ملاقات کی۔

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں سالٹ پانڈ میں قرآن کریم۔ بخاری شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس اور خطبات جمعہ کے علاوہ مرکزوں میں میٹنگیں منعقد کر کے جماعتوں کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں Odobeng اور Eslam میں منعقدہ میٹنگوں میں جہاں اگونہ اور ریجن مرکزوں کی جماعتوں نے شرکت کی اپنے حج کے حالات بیان کرتے ہوئے مناسک حج کی اہمیت اور فلاسفی بیان کی۔ نیز Otsam اور Abura جماعتوں کا دورہ کیا۔ کماسی بھی گیا۔ اور ان سب جگہ خطبات جمعہ میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

بروننگ اہار فو ریجن کی ریجنل کانفرنس میں شرکت کر کے ممبران کی حوصلہ افزائی کی۔ اور تبلیغ کرنے کی تلقین کی۔ چونکہ کانفرنس میں عیسائی اصحاب بھی مدعو تھے۔ اسلئے خاکسار نے اپنی تقریر میں اسلام کے فضائل بھی بیان کئے

سکول: تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کی جنرل مینیجری کے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں Osobeng - Abura - Swedru Ebeawfu - Anikuma کے احمدیہ سکول کا معائنہ کیا اور سٹاف کو ضروری ہدایات دیں۔ آخر الذکر سکول کے طلباء کا دینی معلومات کا امتحان بھی لیا بورڈ آف گورنرز احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی دوران قیام کماسی میں وزارت تعلیم کا پرنسپل سکرٹری بمعیت ریجنل ایجوکیشن آفیسر اشانٹی۔ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے معائنہ کے لئے آیا۔ اس سے ملاقات کی اور سکول سے متعلقہ امور کے بارہ میں گفتگو کی۔

۱۷ افراد کا قبول حق:- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مبلغین سلسلہ اور جماعتہائے احمدیہ غانا کے مخلص افراد کی حقیر مساعی سے عرصہ زیر رپورٹ میں مجموعی طور پر ۱۷ افراد نے حق کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے اور احمدیت حقیقی اسلام کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا:- آخر میں خاکسار جملہ پاکستانی اور افریقن مبلغین نیز دیگر تمام احمدی افراد کے لئے درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو حسن رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل و کرم سے اس براعظم کو جلد اسلام کے نور سے منور کر دے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کی کامیاب تربیتی کلاس

مورخہ ۲۳ مارچ بروز سوموار مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کی ایک روزہ تربیتی کلاس مسجد احمدیہ فضل لائلپور میں منعقد ہوئی جس میں ۷۰ خدام ۱۹ اطفال اور کئی ایک بزرگان شامل ہوئے۔ ربوہ سے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد مہتمم اصلاح و ارشاد اور مولوی محمد اسماعیل صاحب مہتمم اطفال نے تشریف لا کر حاضرین کو اپنی زریں نصائح سے نوازا۔

اس کلاس کا افتتاح مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے فرمایا آپ نے قرآن کریم کی آیت "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" کی روشنی میں خدام کو توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر امت بنایا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ آپ نیکی کو پھیلائیں اور بدی کو روکیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خدام اپنی تربیت اصلاح اور تنظیم کے لئے پروگرام تیار کرتے ہیں۔ اور آج کا پروگرام آپ کی کامیاب کوشش ہے آپ کا فرض ہے کہ اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دیں کہ آپ ہی خیر امت ہیں۔

مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب قائمقام قائد نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں مکرم رانا منظور احمد صاحب قائد علاقائی نے اہمیت نماز سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات پڑھ کر سنائے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے جوابات بتائے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے لئے ناظمین مجلس نے اپنے آئندہ پروگرام سے اراکین کو روشناس کرایا۔ مکرم راجہ ناصر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا اور کھانے کے وقفے کے دوران میں "بیت بازی" کا مقابلہ ہوا جو بہت ہی دلچسپ رہا۔

دوسرا اجلاس مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال مرکزیہ نے خطاب کیا اور مجلس کے اراکین کو اپنی مساعی تیز سے تیز تر کرنے کی تلقین کی۔

اسی طرح خدام کو نماز با جماعت ادا کرنے مجلس کے کاموں میں دلچسپی پیدا کرنے کی تحریک کی نیز عہدیداران سے گذارش کی کہ اطفال کو بھی اپنے تمام پروگراموں میں شامل کریں۔

آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ ہم عہدیداران مجلس اور والدین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں کو نماز با جماعت کا پابند بنائیں۔ بچپن کی عادت کبھی نہیں جاتی۔ اور اگر ہمارے بچے نمازوں کے پابند ہو گئے تو سمجھو کہ ہم نے ایک اہم فرض کو پورا کر دیا اور ان کی زندگی سنور گئی۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے "برکات خلافت اس کی اہمیت اور خدام کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء اور خلفاء کے لئے چار کام مقرر کئے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا قیام ۲۔ شریعت کا قیام ۳۔ حکمت کی باتیں کرنا یعنی تبلیغ کرنا ۴۔ تزکیہ نفس نبی کے بعد خلیفہ ان چاروں کاموں کو جاری رکھتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات کے بعد ان کاموں کو بدرجہ اتم بجالانے کے لئے دن اور رات کام کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ اس مشن میں بحسن کامیاب ہوئے۔ اسلئے اب جماعت کا فرض ہے کہ اس نظام خلافت کو مضبوط سے مضبوط تر کریں آپ نے جماعت پر آنیوالے ابتلا اور مختلف فتنہ پرداز لوگوں کے واقعات بیان کر کے بتایا کہ کس طرح حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی کشتی کو بھنور سے نکال لائے اور جماعت مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہو گئی۔

آپ کے ان اعلیٰ کارناموں کے شکرانہ کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی اطاعت کریں۔ اس میں تزکیہ نفس ہو گا اور خلافت کا نظام مستحکم سے مستحکم تر ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

اس کے بعد محترم راجہ ناصر احمد صاحب قائد مجلس نے ۱۹۴۷ء کے واقعات بتائے کہ کس طرح حضور نے جماعت احمدیہ کو ہندوستان سے پاکستان بحفاظت لانے کی تدابیر اختیار فرمائیں۔

محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب نے ۱۹۵۳ء کے جماعت پر آمدہ ابتلاء کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کے ارشادات کے تحت جماعت لائلپور نے اپنے گھروں کو نہ چھوڑا اور جہاں جہاں تھے وہاں مقیم رہے۔ گو حکام کی طرف سے ہمیں ایک جگہ پر اکٹھا ہونے کو کہا گیا اگر ہم ایک جگہ جمع ہو جاتے تو نقصان کا خطرہ تھا۔ مگر حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر آشوب دور میں کمال دانش مندی سے جماعت کو خطرات سے بچایا اور یہ صرف اور صرف خلافت کی ہی برکت تھی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور)

ایک مخلص خاتون کی وفات

(مکرم مولا بخش صاحب پشاور)

میری مرحومہ بیوی امۃ القدیر کی والدہ عزیزہ فاطمہ اہلیہ منشی عبد السمیع صاحب کپورتھلوی ۲۲ مارچ کو چھ بجے شام ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اور بہشتی مقبرہ میں قطعہ صحابہ میں دفن ہوئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں پاکستان بننے کے بعد قادیان سے ہجرت کر کے پشاور تشریف لے آئیں مرحومہ کو اپنے دو نوجوان بچوں اور دو بچیوں کی وفات کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑا۔ مگر آپ نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضاء پر راضی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت آپ کی غذا تھی۔ تہجد گزار۔ تلاوت باقاعدہ۔ تبلیغ کا از حد شوق اپنے اور غیروں کے محتاج لوگوں کی مدد کرنا۔ روزانہ کا معمول تھا۔ جب آپ پشاور تشریف لائیں تو باقاعدہ لجنہ اماء اللہ قائم نہیں تھی۔ آپ نے لجنہ کی تنظیم قائم کی۔ لجنہ کی صدارت بھی آپ کے سپرد ہوئی۔ آپ نے اس کو احسن طور پر نبھایا اور تمام احمدی مستورات کے ساتھ تعلق قائم رکھا۔ اجلاس باقاعدہ ہوتے رہے۔ لجنہ سے چندہ زکوٰۃ اور مسجد جرمنی خود وصول کرتیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک احمدی دوست نے میرے پاس شکایت کی کہ آپ کی خوشدامنہ ہمارے گھر آ کر چندہ مانگتی ہے۔ جبکہ چندہ ہم مرد دیتے ہیں تو ان کو گھروں میں جا کر چندہ نہیں مانگنا چاہیئے۔ میں نے اس دوست کو تو مختصر سا جواب دیا کہ لجنہ کی تنظیم سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ ایک روز میں نے مرحومہ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو کہنے لگیں کہ میں تو سلسلہ کی خدمت کرتی ہوں اور احمدی بہنوں کے لئے ثواب کا موقع بہم پہنچاتی ہوں۔ آپ خود خیال کریں کہ شہر سے تانگہ پر دو روپیہ اپنی جیب سے دے کر آتی ہوں۔ اور ان سے ایک چونی چندہ زکوٰۃ وصول کرتی ہوں صرف اس وجہ سے کہ ان کو ثواب ملے اور احمدی مستورات کی تنظیم قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے جیسے بیمار وجود کو ہمت ہی اسی وجہ سے دی ہے۔ میں اس نیکی کے کام کو نہیں چھوڑ سکتی۔ اللہ تعالیٰ یہ جذبہ اور شوق دین کی خدمت کا ان میں موجود تھا۔ اپنے خاوند کی خدمت کا جذبہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو علیین کا مقام عطا فرما دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

(مولا بخش کاز ایڈیٹ پشاور صدر)

ترک حقہ نوشی اور داڑھی

خدا تعالیٰ کے فضل سے حقہ نوشی اور سگریٹ نوشی کے انسداد کی مہم کے نیک اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۳۵/۳ ج ب مر شمیر روڈ ضلع لائلپور اطلاع دیتے ہیں۔

کہ مندرجہ ذیل احباب نے حقہ و سیگریٹ ترک کر دیا ہے۔

۱۔ چوہدری عبد الغفور صاحب آف قادیان (۲) ملک محمد صادق صاحب آف قادیان

نیز اطلاع دی ہے۔ کہ پانچ احباب نے داڑھیاں رکھ لی ہیں

۱۔ عبد الغفور صاحب	۲۔ عبد الرحیم صاحب
۳۔ ملک محمد صادق صاحب	۴۔ عبد الماجد صاحب
۵۔ بشیر احمد صاحب مجاہد	

اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرمائے اور دوسرے احباب کو بھی نیک نمونہ اختیار کرنے کی توفیق دے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات الاحمدیہ کے سال رواں کے نصاب کے لئے کتاب "ہمارا آقا" شائع کروائی ہے۔ جس کا امتحان شروع مئی میں لیا جائیگا۔ امتحان میں قریباً ایک ماہ باقی ہے۔ لیکن ابھی تک لجنات کی طرف سے امتحان دینے والیوں کی تعداد کی اطلاع نہیں آئی ہے اور نہ ہی لجنات کتاب منگوا رہی ہیں۔ عہدہ داران لجنہ و ناصرات فوری طور پر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے کتاب "ہمارا آقا" منگوا کر بچیوں کو امتحان کی تیاری کروائیں۔ اور کوشش کریں کہ ناصرات الاحمدیہ کی ہر بچی امتحان میں شامل ہو۔ چھوٹے گروپ کا ۴۸ صفحے تک اور بڑے گروپ کا ساری کتاب کا ہوگا۔ نیز یہ بھی اطلاع دیں کہ ان کے شہر سے کتنی بچیاں امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

اپنے بچے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھجوائیے

(از مکرم سپرنٹنڈنٹ صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

اے شاکی زمانہ بیا پیش ما نشیں
"امن است در مکان محبت سرائے ما"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۷ء میں مسلمان ذریت کو موجودہ زمانہ کے فتنوں سے بچانے کے لئے قادیان میں ایک سکول جاری فرمایا جو نہایت تیزی سے ترقی کی منازل طے کرتا ہوا ۱۹۰۳ء میں ہائی سکول بن گیا۔

حضور علیہ السلام نے بیرونی مقامات سے آنے والے طالب علموں کی رہائش و آسائش اور مناسب تربیت کے لئے سکول کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس بھی جاری فرمایا۔

۱۹۴۷ء تک یہ ادارہ قادیان دارالامان میں اسلام و احمدیت کے سپوت اور ملک کے بہترین شہری پیدا کرتا رہا ہجرت کے بعد سکول اور بورڈنگ ہاؤس لاہور اور پھر چنیوٹ میں جاری کیا گیا ۱۹۵۲ء میں یہ ادارہ ربوہ میں منتقل ہوگیا اور اب تک اپنے قیام کی غرض و غایت کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

انگریز ایٹن اور دوسری درسگاہوں پر فخر کر سکتے ہیں کہ ان اداروں کے در و دیوار کے سائے تلے ان کے بڑے بڑے نامور جرنیل پیدا ہوئے اسلام اور احمدیت اس بات پر فخر کر سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے اس مادی دور میں اسلام کا پرچم سربلند رکھنے والے مجاہدین پیدا کئے۔ دینی اور تربیتی لحاظ سے یہ فخر صرف تعلیم الاسلام ہائی سکول ہی کا حصہ ہے سکول میں مکمل طور پر تعلیم پانے والا بچہ حدیث کی ضروری واقفیت کے علاوہ سارا قرآن مجید باترجمہ بھی پڑھ لیتا ہے تعلیمی لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول کی روایات قابل فخر ہیں ماضی قریب میں سکول کا ایک طالب علم پنجاب یونیورسٹی میں اول رہا۔ اور دو تین مرتبہ اسی سکول کے طلبہ نے بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی

سکول بفضلہ تعالیٰ ٹرینڈ سٹاف، سامان سائنس، اور دیگر تعلیمی لوازمات کے لحاظ سے معیاری سکولوں کی صف اول میں شامل ہے مروجہ علوم کی موثر تدریس، انفرادی توجہ اخلاقی نگرانی کے علاوہ دینی تعلیم سکول کا طرہ امتیاز ہے جس سے بے شمار سعید روحیں اب تک استفادہ کر چکی ہیں۔

بورڈنگ ہاؤس

عمارت:۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احاطے میں بورڈنگ ہاؤس کی عمارت موجود ہے جو ۳۰ × ۱۸ رقبہ کے پندرہ کمروں پر مشتمل ہے ہر کمرہ میں دس طلبہ کے لئے رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جہاں ہر طالب علم کو ایک چارپائی اور ایک الماری مہیا کی جاتی ہے۔

عملہ:۔ بورڈنگ ہاؤس کے انتظام کو تسلی بخش طور پر چلانے کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ اور ہر بیس طلبہ پر ایک ٹیوٹر (مربی) دو خادم طفلان، ایک کلرک، دو مددگار کارکنان۔ ایک باورچی، ایک نانبائی، ایک آب کش اور ایک خاکروب مقرر ہیں۔

اس عملہ کی کارکردگی کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے ہیڈ ماسٹر صاحب ذاتی طور پر نگرانی کرتے ہیں۔

خوراک:۔ بورڈران کے لئے ایک وقت ناشتہ اور دو دفعہ کھانے کا پروگرام ہوتا ہے جسے طلباء کی مقرر کمیٹی چلاتی ہے، عام طور پر ایک وقت گوشت اور دوسرے وقت سبزی یا دال ہوتی ہے ہر ساتویں دن "فیشن" کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

انتظامیہ:۔ ایک مربی کی قیادت میں بورڈران کی منتخب کردہ کمیٹی ان کے باہمی نزاع اور بورڈنگ کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی سے متعلق امور کا طے شدہ اصولوں کے مطابق فیصلہ کرتی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ خود اس فیصلہ کا نفاذ کرتا ہے۔

بورڈر کا سامان:۔ داخلہ کے وقت ہر بورڈر کے پاس دو جوڑے یونیفارم کے جو خاکی پینٹ اور سفید قمیض، ٹوپی یا پگڑی پر مشتمل ہے ہونے چاہئیں۔ اس کے علاوہ موسم کے لحاظ سے بستر سفید چادر وغیرہ

دینی تربیت:۔ بورڈنگ ہاؤس میں قرآن مجید و احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاص اہتمام ہے جو صبح عصر اور مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔ مرکز میں وقتاً فوقتاً اصلاحی تربیتی اجلاس ہوتے رہتے ہیں جن میں مربی صاحبان کی نگرانی میں تمام بورڈران شامل ہو کر استفادہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بورڈنگ ہاؤس میں بھی بزرگان سلسلہ اور غیر ممالک میں جانے اور آنے والے مجاہدین کو مدعو کر کے ان کی تقاریر اور روح پرور ملاقات سے بورڈران کو مستفیض کیا جاتا ہے پندرہ سال سے بڑی عمر کے احمدی بچے کو مجلس خدام الاحمدیہ اور اس سے کم عمر کے احمدی بچے کو مجلس اطفال الاحمدیہ کا ممبر بنایا جاتا ہے اور ان مجالس کے گوناگوں تربیتی پروگراموں سے وابستہ رکھا جاتا ہے بزم ادب اور بزم حسن بیان میں بچوں کو تقریروں کی تربیت دی جاتی ہے۔

جسمانی تربیت:۔ ہر بورڈر کے لئے کم از کم کسی ایک کھیل (ہاکی۔ فٹ۔ کرکٹ) میں حصہ لینا لازمی ہے اس کے علاوہ کامن روم میں انڈور گیمز پنگ پانگ۔ کیرم بورڈ۔ ڈیکٹینس وغیرہ کا بھی انتظام ہے ان کھیلوں کے ٹورنامنٹ بھی ہوتے ہیں۔

روزانہ معمول:۔ نماز فجر کے بعد ہر طالب علم کو پندرہ منٹ کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کرنی پڑتی ہے اس کے بعد ہلکی سی پی ٹی کرائی جاتی ہے جس کے بعد ناشتہ کر کے بورڈران سکول کی تیاری کرتے ہیں دوران سکول میں بھی مربی صاحبان طلبہ کی حاضر باشی اور انہماک کی نگرانی کرتے رہتے ہیں سکول کے بعد پورا وقت سپرنٹنڈنٹ اور مربی صاحبان کی نگرانی میں گزارتے ہیں جس میں تین گھنٹے تک مطالعہ اور تعلیمی مصروفیات کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے ان تعلیمی مصروفیات کے علاوہ ہر بورڈر کو ایک نہ ایک مفید، تعمیری تفریحی مشغلہ ضرور رکھنا پڑتا ہے مثلاً باغبانی خدمت خلق کے کام جن میں اپنے ساتھی بورڈر کی تعلیمی کمی کو پورا کرنے میں امداد دینا بھی شامل ہوتا ہے۔

اس مختصر سے تعارف کے بعد یہی گزارش ہے کہ آپ کا بچوں کو جو قومی امانت میں قرآنی ارشاد کے مطابق اہل ہاتھوں تک پہنچانا ایک قومی فرض ہے صدر انجمن احمدیہ اس منصوبے پر زر کثیر صرف کر رہی ہے احباب جماعت کو اس سے پوری طرح مستفیض ہونا چاہئے اور اپنے بچے مرکز میں بھجوانے چاہئیں۔

○ امانت تحریک جدید کی اہمیت ○

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت کی تحریک

الہامی تحریک

ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر محسوس چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"۔

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

بھوٹان کے وزیر اعظم کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

ـــ حملہ آور تا حال گرفتار نہیں ہو سکا ـــ

نئی دہلی ۶؍ اپریل۔ بھوٹان کے وزیر اعظم مسٹر ڈورجی کو کل سرحدی ریاست کے دارالحکومت میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ کل تیسرے پہر ایک اجنبی شخص نے ان پر بندوق سے گولی چلائی تھی۔ جس کے دو گھنٹہ بعد وہ وفات پا گئے۔ حملہ آور گولی چلانے کے بعد فرار ہو گیا اور ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکا ہے۔ اس واقعہ سے تھوڑی دیر قبل ایک بھارتی پولیٹیکل افسر نے ان سے ملاقات کی تھی اور ملاقات کے بعد وہ انہیں الوداع کہنے گئے تھے۔ افسر مذکور کے روانہ ہونے کے تھوڑی دیر بعد یہ حادثہ پیش آیا۔ بھوٹان ہندوستان اور چین کے درمیان ایک خود مختار ریاست ہے ۱۹۴۹ء کے معاہدہ کے تحت بھوٹان اپنے خارجی تعلقات میں ہندوستان سے مشورہ کرنے کا پابند ہے۔

مشہور امریکی جرنیل ڈگلس میکارتھر وفات پا گئے

واشنگٹن ۶؍ اپریل۔ مشہور امریکی جرنیل ڈگلس میکارتھر کل وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۸۴ سال تھی۔ گزشتہ جنگ عظیم میں وہ بحر الکاہل میں اتحادی افواج کے سپریم کمانڈر تھے۔ ۱۹۵۰ء میں جب کوریا میں جنگ چھڑی تو اقوام متحدہ کی فوجوں کی کمان انہی کو سونپی گئی تھی۔ صدر جانسن نے کل ان کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا جنرل ڈگلس میکارتھر محب وطن اور امریکہ کے بہت بڑے ہیرو تھے۔ برطانوی وزیر اعظم ڈگلس ہیوم نے انہیں اس دور کا سب سے بڑا سپاہی قرار دیا۔ فیلڈ مارشل منٹگمری نے کہا کہ گزشتہ جنگ عظیم کے وہ سب سے اعلیٰ سپاہ پر خالق اور بہترین سپاہی تھے۔

امریکی قرضوں کی شرح سود بڑھانے کی تجویز

کراچی ۶؍ اپریل۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عالمی بنک کے امدادی ادارے کا جو اجلاس اگلے مہینے واشنگٹن میں ہونیوالا ہے اس میں پاکستان زور دے گا کہ ادارہ کے قرضوں کی شرائط نرم کر دی جائیں پاکستان یہ چاہتا ہے کہ قرضوں پر سود کی شرح کم کر دی جائے اور ان قرضوں کی واپسی کی میعاد بڑھا دی جائے تاکہ پاکستان میں ادائیگیوں کے توازن کی پوزیشن بہتر ہو جائے اور پاکستان بین الاقوامی قرضوں کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکے۔

معلوم ہوا ہے پاکستان بین الاقوامی ترقیاتی کی امریکی ایجنسی کی اس تجویز سے سخت پریشان ہے کہ قرضوں پر سود کی شرح بڑھا کر دو فیصد کر دی جائے اس وقت یہ شرح نصف یا پونا فیصد ہے۔

سوالات اور ان کے جوابات

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس کے تقریبی پروگرام میں آج مورخہ ۶؍ اپریل بروز سوموار "سوالات اور انکے جوابات" کا پروگرام ہو گا اس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر سوالات کے جوابات دیں گے۔ یہ پروگرام بشیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۵ م ــ ۸ بعد نماز عشاء منعقد ہو گا جملہ خدام اور دیگر احباب سے گزارش ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہو کر مستفید ہوں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انجنیئرنگ کالج پشاور کے آل پاکستان اُردو مباحثہ میں تعلیم الاسلام کالج کے مقررین ٹرافی جیت لی

صاحبزادہ جمیل لطیف نے اول انعام حاصل کیا

ربوہ۔ مورخہ ۱۹؍ مارچ کو انجنیئرنگ کالج پشاور کے زیر اہتمام ہونے والے آل پاکستان انٹر کالجیٹ اور انٹر یونیورسٹیز اردو مباحثہ میں تعلیم الاسلام کالج کے دو مقررین صاحبزادہ جمیل لطیف اور عبد المجید نے ٹرافی جیت لی۔ اس مباحثہ میں اول انعام صاحبزادہ جمیل لطیف نے حاصل کیا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی کالج کے لئے اور ان ہر دو مقررین کے لئے مبارک فرمائے۔ (عبد الرشید شریف سٹوڈنٹس پریذیڈنٹ)

جی ایم صادق کے سری نگر پہنچنے پر عوام کی طرف سے رائے شماری کا مطالبہ

"ہم رائے شماری چاہتے ہیں۔ شیخ عبد اللہ کو فوراً رہا کیا جائے"

سری نگر ۶؍ اپریل۔ مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کے وزیر اعظم مسٹر جی ایم صادق وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد کل جب پہلی بار سری نگر پہنچے تو شہریوں نے رائے شماری کے حق میں نعرے لگا کر ان کا استقبال کیا۔ وہ مسلسل نعرے لگا رہے تھے کہ ہم رائے شماری چاہتے ہیں انھوں نے شیخ عبد اللہ کو فوراً رہا کرنے کا بھی مطالبہ کیا انھوں نے گزشتہ ہفتہ کے روز ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت نے شیخ عبد اللہ کو رہا کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا ہے تاکہ ریاستی حالات کو بہتر بنانے میں مدد مل سکے۔ دریں اثنا مقبوضہ کشمیر کے وزیر داخلہ سری نگر سے نئی دہلی پہنچ گئے ہیں وہ شیخ عبد اللہ کی متوقع رہائی کے متعلق بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو سے مشورہ کریں گے۔

وزیر قانون فلسفہ کانفرنس کا افتتاح کریں گے

حیدرآباد ۶؍ اپریل۔ وزیر قانون شیخ خورشید احمد کل پاکستان فلسفہ کانفرنس کا افتتاح کریں گے جو یہاں سندھ یونیورسٹی میں ۱۴؍ اپریل کو شروع ہو رہی ہے کانفرنس میں پنجاب یونیورسٹی کے ایک سو مندوبین کے علاوہ دوسرے ممالک کے بیس وفود شامل ہوں گے۔

شام کے آئین کا اعلان عنقریب کر دیا جائیگا

دمشق ۶؍ اپریل۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شام کے عبوری آئین کا اعلان سات یا سترہ اپریل کو کر دیا جائے گا اس آئین کے تحت ایک صدارتی کونسل قائم کی جائے گی جو پانچ ارکان پر مشتمل ہو گی۔ قومی انقلابی کونسل قانون ساز ادارہ کے طور پر کام کرتی رہے گی

بھارت کشمیر میں اپنی پوزیشن برقرار نہیں رکھ سکتا

بیروت ۶؍ اپریل۔ بیروت کے ممتاز عربی اخبار "الحیات" نے لکھا ہے کہ شیخ عبد اللہ کی رہائی سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ بھارت نے محسوس کر لیا ہے کہ زیادہ عرصہ تک مقبوضہ کشمیر میں اپنی پوزیشن برقرار نہیں رکھ سکتا۔ ان خیالات کا اظہار اخبار کے اداریہ میں کیا گیا ہے جو اخبار کے پبلشر ایڈیٹر مسٹر کامل مروت نے لکھا تھا۔

الحیات نے شیخ عبد اللہ کی رہائی کو بھارت اور پاکستان کا ایک اہم سیاسی واقعہ قرار دیا ہے جس کے اثرات بعد میں مترتب ہوں گے اخبار نے لکھا ہے کہ کشمیریوں کی نظر میں شیخ عبد اللہ وہی حیثیت رکھتے ہیں جو مصر میں زاغلول پاشا اور شام میں ابراہیم ہنانو کو حاصل تھی۔

— قاہرہ ۶؍ اپریل یمن کے سابق امام محمد البدر کے خاندان کے نوارکان کو یہاں رہا کر دیا گیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم میاں عبد الغفور صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ حال کوئٹہ بذریعہ ہوائی جہاز حج بیت اللہ اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ کوئٹہ سے روانہ ہو رہے ہیں انھوں نے درخواست کی ہے کہ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس مقدس فریضہ کی ادائیگی احسن طور پر توفیق عطا کرے اور خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)